ورک شیٹ -1

مضمون نویسی کا اقتباس پڑھنے کے بعد دی گئی جگہ پر لکھئے۔

ایک زمانہ تھا کہ لوگ فرش پر دسترخوان بچھاتے، آلتی پالتی مار کر بیٹھتے اور کھانا کھاتے۔ پھر جو زمانہ بدلا تو ان کے نیچے کرسیاں اور سامنے میز بچھ گئی جس پر کھانا چن دیا جاتا۔ مگر زمانہ کبھی ایک حالت میں قیام نہیں کرتا۔ چنانچہ اب کی بار جو اس نے کروٹ بدلی تو سب سے پہلے پلیٹ کو ہتھیلی پر سجا کر اور سروقد کھڑے ہو کر طعام سے ہم کلام ہونے کی روایت قائم ہوئی۔ پھر ٹہل ٹہل کر اس پر طبع آزمائی ہونے لگی۔ انسان اور جنگل کی مخلوق میں جو ایک واضح فرق پیدا ہو گیا تھا کہ انسان ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا تھا جب کہ جنگلی مخلوق چراگاہوں میں چرتی پھرتی تھی اور پرندے دانے دنکے کی تلاش میں پورے کھیت کو تختۂ مشق بناتے تھے۔

ورک شیٹ -2

مضمون نویسی کا اقتباس پڑھنے کے بعد دی گئی جگہ پر لکھئے۔

ہندوستان میں تلنگانہ کی تہذیب لگ بھگ پانچ ہزار سال کی تاریخ رکھتی ہے۔ یہ علاقہ کاکتیہ، قطب شاہی اور آصف جاہی سلطنتوں کی حکمرانی میں برصغیر ہندوستان میں تہذیب وتمدن کا ایک نمائندہ مرکز بن کر ابھرا۔ حکمرانوں کی جانب سے فنون وثقافت میں دلچسپی اور سرپرستی کی بناء پر تلنگانہ ایک منفرد کثیر تہذیبی خطہ بن گیا جہاں دو مختلف تہذیبیں باہمی طور پر ارتقاء پائیں اور تلنگانہ سطح مرتفع دکن اور اس کے تہذیبی ورثے کا علمبردار بن گیا۔ جس میں ورنگل اور حیدرآباد کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ ان خطوں میں منائی جانے والی اہم تہذیبی تقریبات میں کاکتیہ اور دکنی تقاریب نمایاں ہیں۔ اس کے علاوہ مذہبی تہوار جو تلنگانہ میں منائے جاتے ہیں ان میں بونال، بتکما، دسہرہ، اگادی، سنکرانتی، میلادالنبیؐ محرم وغیرہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ریاست تلنگانہ طویل عرصہ سے مختلف زبانوں اور تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے۔ اسے شمال کا جنوب اور جنوب کا شمال کہا جاتا ہے۔ اور یہ پانی گنگا جمنی تہذیب کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ شہر حیدرآباد جو ریاست تلنگانہ کا صدر مقام ہے، چھوٹا ہندوستان کہلاتا ہے۔

ورک شیٹ -3

مضمون نویسی کا اقتباس پڑھنے کے بعد دی گئی جگہ پر لکھئے۔

ہندوستانی تواریخ میں جن خواتین نے اہم مقام حاصل کیا ان میں رضیہ سلطانہ کا نام کئی باتوں میں سر فہرست ہے۔ رضیہ وہ واحد خاتون تھی۔ جسے دلی کے تخت پر بیٹھنے اور سلطان ہند کا لقب حاصل کرنے کا فخر حاصل ہوا، وہ اول اور آخر خاتون ہند تھی۔ جسے ہندوستان کے کافی بڑے حصہ پر شخصی حکومت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کی حکومت شمال مغرب میں پشاور سے لے کر مشرق میں برہم پتر اندی تک اور جنوب میں گجرات سے لے کراڑیسہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں اتنے بڑے ملک پر کسی دیگر عورت کو شخصی حکومت کرنا نصیب نہیں ہوا۔ رضیہ ہی اول اول خاتون تھی۔ جس نے اپنے سیاسی آقاؤں کو اپنی مرضی کے مطابق چلنے پر مجبور کیا اور پردہ ترک کر کے امور سلطنت کی نگرانی اور نگہبانی کا ذمہ خود اپنے ہاتھوں میں لیا۔ ان تمام باتوں کے علاوہ اسے اول فارسی کو شاعرہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے اس کا تخلص شیریں تھا۔

ورک شیٹ -4

مضمون نویسی کا اقتباس پڑھنے کے بعد دی گئی جگہ پر لکھیے۔

مرزا ابودم بیگ سارے محلّہ میں ''چچا گھوم پھر'' کے نام سے مشہور تھے۔ان کا یہ لقب ان کی یہ خصوصیت کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ وہ ہر بات کو اتنا گھما پھرا کر کہتے تھے کہ سننے والوں کا سر چکرا جاتا۔وہ زیادہ سے زیادہ الفاظ میں اہم سے اہم مطلب بیان کرتے اکثر بیان ہی نہ کرتے۔آدمی خلیق تھے۔بات تو سیدھے منہ کرتے لیکن کبھی سیدھی بات نہ کرتے مثلاً اگر کسی شامت کے مارے نے پوچھ لیا کہ آج کونسا دن ہے؟ تو وہ یوں جواب دیتے'' دیکھئے پرسوں اتوار تھا اب پرسوں سے سات دن بعد پھر اتوار آئے گا۔اس حساب سے دو دن بعد جمعرات ہوگی۔کل پیر تھا اس وجہ سے آج تو منگل ہونا چاہئے۔لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ کوئی جنتری دیکھ لیں ۔اس کے بعد اگر سوال پوچھنے والا بھاگ نہ کھڑا ہوتا یا چکرا کر گر نہ پڑتا تو کیا کرتا۔

ورک شیٹ -5

مضمون نویسی کا اقتباس پڑھنے کے بعد دی گئی جگہ پر لکھئے۔

جب زبان زندگی ہر طرف سب کاموں کے لیے استعمال ہوتو خوب پھلتی پھولتی ہے۔اپنی قوم کی ذہنی صلاحیتوں اور تجربات سے پورا فائدہ اٹھاتی اور ان کی عکاسی کرتی ہے۔ ورنہ ٹھٹھر کر رہ جاتی ہے۔ ہماری زبان کے الفاظ کا سرمایہ، محاوارات اور کہاوتیں اس زمانے کی یادگار ہیں جب کہ یہ آزاد تھی۔اس کے پر بندھے ہوئے نہیں تھے، جیسے کہ اب ہم نے اپنے اوپر انگریزی زبان کو مسلط کر لیا ہے ۔انگریزی بڑی اہم زبان ہے۔ضرور اچھی طرح سیکھنی چاہئے ،لیکن یہ ہماری زبان نہیں بن سکتی ۔ دیکھئے سر سید احمد خاں نے جو ہماری قوم میں جدید تعلیمی تحریک کے بانی تھے،اب سے سو برس پہلے کیا سچی بات کہی تھی: